Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۰ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ ۱۶ وفا ۱۳۵۱ھش ۱۶ جولائی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۴۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ یکم وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ یکم وفا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت سے آپکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۵ر جولائی تا ۲۱ر جولائی مقامی طور پر اور ۲۲ر جولائی سے ۱۴ر اگست تک ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ربوہ۔ یکم وفا۔ کل ۳۰ر ماہ احسان کو یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ النمل کی آیت اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ﴿﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا کہ خدائی جماعتوں کی کامیابی کا انحصار ظاہری سامانوں اور اسباب پر نہیں بلکہ خدائی تائید و نصرت پر ہوتا ہے اور تائید و نصرتِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ مضطربانہ دعائیں ہوتی ہیں۔ اس لئے خدائی جماعتیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور مضطربانہ دعاؤں میں مصروف رہتی ہیں۔ ان کے مخالفین غلط اندازوں سے کام لیتے ہوئے ان کی کامیابی اور ترقی کو ظاہری اسباب کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ان اسباب کے دُور ہونے پر انکی ناکامی کے منتظر رہتے ہیں لیکن مخالفین کی یہ امیدیں کبھی پوری نہیں ہوتیں بلکہ خدائی جماعتیں مضطربانہ دعاؤں کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی خدائی نصرتوں کے بل پر ترقی کرتی چلی جاتی ہیں۔

آپ نے اس امر کو واضح کرنے کے بعد احباب کو ان ایام میں جماعت کی حفاظت اور تائید و نصرت کے لئے خصوصیت سے دُعائیں کرنے نیز موجودہ نازک حالات میں پاکستان کی مشکلات دُور ہونے اور اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کے لئے بالالتزام دعاؤں میں مصروف رہنے کی پُر زور تلقین فرمائی۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اور روزہ کے برکات اور ثمرات ملتے ہیں اور اسی دنیا میں ملتے ہیں

ان برکات اور ثمرات کے حصول کیلئے صحابہؓ کا سا رنگ پیدا کرو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرو

"نماز اور روزہ کے برکات اور ثمرات ملتے ہیں اور اسی دنیا میں ملتے ہیں لیکن نماز، روزہ اور دوسری عبادات کو اُس مقام اور جگہ تک پہنچانا چاہیئے جہاں وہ برکات دیتے ہیں۔ صحابہؓ کا سا رنگ پیدا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کرو۔ پھر معلوم ہوگا کہ کیا کیا برکات ملتی ہیں۔ ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کیا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا درجہ نماز، روزہ، صدقات اور خیرات کی وجہ سے ہے؟ نہیں۔ بلکہ اس چیز کے ساتھ اس کا درجہ بڑا ہے جو اس کے دل میں ہے۔ حقیقت میں وُہی بات ہے جو ان اعمال کا بھی موجب اور باعث ہوتی ہے جس قدر لوگ اہل اللہ گذرے ہیں ان کے مدارج زہرے ان اعمال کی وجہ سے نہیں ہیں۔ ان اعمال میں تو اور بھی شریک ہیں۔ مسجدیں بھری پڑی ہیں۔ ان لوگوں کی زندگی سفلی ہوتی ہے۔ یہ دنیا اور اس کی گندگیوں کو چھوڑ کر الگ نہیں ہوتے۔ ان کے اعمال میں زندگی کی رُوح نہیں ہوتی لیکن جب انسان اس سفلی زندگی سے نکل آتا ہے تو اسکے اعمال میں اخلاص ہوتا ہے۔ وہ ہر قسم کی ناپاکیوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ پھر اُسے وہ قوّت اور طاقت ملتی ہے کہ وہ شئے اور امانت اللہ جس کو اُٹھانا مشکل ہے وُہ اُٹھا لیتا ہے جسکی اطلاع فرشتوں کو بھی نہیں ہوتی۔ وہ بھی یہی نماز روزہ کرتے ہیں اور دُنیا بھی یہی کرتی ہے۔ مگر انکی نماز اور دنیاداروں کی نماز میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے مخلص اور شان کے لائق تھے۔ کیا انکے عہد میں لوگ نماز روزہ نہ کرتے تھے؟ پھر ان کو سب پر سبقت اور فضیلت کیوں ہے؟ اسلئے کہ دُوسروں میں وہ بات نہ تھی جو اُن میں تھی۔ یہ ایک رُوح ہوتی ہے جب پیدا ہو جاتی ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدوں میں شامل کر لیتا ہے لیکن وہ ملعونی زندگی خدا تعالیٰ کو منظور نہیں جو نماز اور روزہ کی حالت اور صورت میں ریاکاری اور تصنّع سے آدمی بنا لیتا ہے۔ ایسے لوگوں میں زبان کی چالاکیاں اور منطق بڑھ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو لاف و گزاف پسند نہیں۔ وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نماز، روزہ اور زکوٰۃ و صدقات کسی وقعت اور قدر کے لائق نہیں جن میں اخلاص نہ ہو بلکہ وہ لعنت ہیں۔ یہ اسی وقت بابرکت ہوتے ہیں جب دل اور زبان میں پوری صلح ہو۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸۳، ۳۸۴)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ر وفا ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے زیادہ اہم اور غور طلب سوال

پچھلے دنوں اخبارات میں اسلامی سیکرٹریٹ کے سیکرٹری جنرل جناب تنکو عبدالرحمٰن کا انٹرویو شائع ہوا تھا جو انہوں نے انٹرنیشنل نیوز ایجنسی کو دیا تھا۔ اس میں انہوں نے آج دُنیا بھر میں مسلمانوں کی زبوں حالی کا نہایت درد بھرے الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے کہا تھا:-

"عربوں اور پاکستان کی شکست اِس زمانہ میں اہلِ اسلام کو پیش آنیوالا ایک انتہائی ذلّت آمیز تجربہ ہے جو خدا کی طرف سے مسلمانوں کو ایک تنبیہہ ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور آئندہ کے لئے سرکشی اور نافرمانی کا رویہ ترک کر دیں۔"

اُن کے اِس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے لائلپور کے ایک ہفت روزہ اخبار نے اپنے ۲۳ر جون ۱۹۷۲ء کے شمارہ میں بجا طور پر "عرب و عجم کے مسلمانوں کی ذلّت کا راز اسلام سے انحراف" کو قرار دیا ہے۔ اور اِس ضمن میں لکھا ہے:-

"جب ہم نے یہ راستہ (اسلام پر کماحقہ، عمل پیرا ہو کر تعلق باللہ میں ترقی کرنے کا راستہ) چھوڑا اور اطاعت کی جگہ معصیت، تقویٰ کے بجائے فسق و فجور، وفا کیشی کی جگہ غدّاری اور ایثار کی بجائے خود غرضی و عیاشی ہمارا معمول بن گیا تو ربِّ کائنات نے ہمیں اور ہمارے دشمنوں کو "مادی طاقت" کے حوالہ کر دیا اور چونکہ مادی طاقت ہمارے دشمنوں کے پاس زیادہ تھی اس لئے وہ ہم پر غالب آگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ممالک جو ہمارے اسلاف نے یہود، نصاریٰ، مشرکین اور دہریوں سے نصرتِ الٰہیہ کے طفیل حاصل کئے تھے دوبارہ کفار کے زیر نگیں آگئے۔ ہماری عظمت (ذلّت میں)، سربلندی زبوں حالی اور رُسوائی (میں)، اور ہماری فتح شکست میں تبدیل ہو گئی۔"

آگے چل کر اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ تعلق باللہ اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی نصرت الٰہی سے محرومی کے بعد اب حالت یہ ہے کہ مسلمانوں سے من حیث القوم اعمالِ صالحہ کی توفیق چھن گئی ہے اور اسلام صرف زبانی تذکروں اور بیان بازی تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اِس صورتِ حال کو اس نے رُوئے زمین کے مسلمانوں کا ایک بہت بڑا المیہ قرار دینے کے بعد لکھا ہے:-

"آج اگر موتمر عالمِ اسلامی، اسلامی سیکرٹریٹ، رابطۂ عالم اسلامی — یہ صرف تین جماعتیں بھی اپنے اپنے دساتیر اور ان میں درج مقاصد کے لئے مخلص ہو جائیں اور بیان بازی کے بجائے عمل کا راستہ اختیار کر لیں تو ہماری بگڑی بن سکتی ہے اور (ہم) پھر سے امامتِ اقوامِ عالم کے مقام پر اسی طرح فائز ہو سکتے ہیں جس طرح مدینۃ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے عہدِ سعادت سے سقوطِ غرناطہ و دہلی تک ہم فائز تھے۔"

اِس کے بعد اخبار مذکور نے ایک بہت اہم سوال اٹھایا ہے اور وہ خود اس کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:-

"کیا ہم اپنے اندر اِس جوہری تبدیلی کے لئے تیار ہیں؟ - اِس سوال کے جواب میں ہماری ذلّت و عزت اور ناکامی و کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔"

اِس میں شک نہیں یہ ایک بہت اہم سوال ہے۔ اِس قسم کی جوہری تبدیلی کے بغیر مسلمانوں میں اعمال صالحہ بجا لانے، تعلق باللہ میں ترقی کرنے اور نصرت الٰہی کا مورد بننے کی اہلیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہمارے نزدیک اس سے بھی اہم سوال یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کی عالمی تنظیمیں مسلمانوں کی زندگیوں میں یہ جوہری تبدیلی لانے میں کامیاب نہ ہو سکیں اور جیسا کہ اب تک کے تجربہ سے ظاہر ہے اِس قسم کی تبدیلی لانا اُن کے بس میں نہیں ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِس دینِ حنیف کا جو ہر لحاظ سے کامل و مکمل دین ہے اور جس پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ہمیشہ ہمیش کے واسطے صرف مسلمانوں ہی کی نہیں تمام بنی نوع انسان اور کُل اقوام عالم کی فلاح و نجاح وابستہ ہے کیا بنے گا۔ کیا خدا تعالےٰ نے قیامت تک قائم و دائم رہنے والے اپنے اِس پسندیدہ دین اور اس کی طرف منسوب ہونے والی امت کو جسے اس نے خیر اُمّت قرار دیا ہے زمانہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے؟ کیا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ کا وعدہ خود اُس نے اپنی کامل و مکمل آخری اور تا قیامت قائم و دائم رہنے والی کتاب میں نہیں کیا؟ جب یہ وعدہ موجود ہے اور وہ ہر زمانہ میں اسے پورا کرتا چلا آرہا ہے تو اب جبکہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی کیفیت رُونما ہو چکی ہے اور اس کے رُونما ہونے کے خود مسلمان بھی عینی شاہد اور معترف ہیں تو پھر یقیناً خدا تعالیٰ نے اِس زمانہ میں بھی اپنے اِس وعدہ کو پورا کرنے کا ضرور سامان کیا ہو گا اور احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے وہ اپنی تقدیر خاص کو ضرور بروئے کار لایا ہو گا؟ یہ ہو نہیں سکتا کہ فساد و بگاڑ اپنی انتہاء کو پہنچ جائے، مرض شدّت اختیار کر کے موت کو قریب سے قریب تر لے آئے اور وہ خدا جس نے فساد کو دُور کرنے اور جاں بلب مریض کو نشأۃ ثانیہ سے ہمکنار کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے اپنے اِس وعدہ کے بموجب پہلے سے موجود نسخۂ شفاء کو اُس کے پورے اوزان اور جملہ شرائط کے ساتھ استعمال کرانے کے لئے اپنی طرف سے کوئی سامان نہ کرے۔ اور اس طرح اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ کے وعدہ کو پورا نہ کر دکھائے۔ اِس لئے موجود بظاہر مایوس کُن حالات میں سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ غور طلب سوال یہ ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے جو اپنے اِس دین کا محافظ ہے اِس کی حفاظت اور دنیا میں اس کی سربلندی اور غلبہ کے لئے موجودہ پُرفتن حالات میں کیا سامان کئے ہیں کیونکہ دلوں کو بدل کے نئی حیات سے ہمکنار کرنا خود خدا تعالےٰ کے اپنے اختیار میں ہے۔ احیاء و غلبۂ اسلام کی خدائی تقدیر سے آگاہ ہو کر اُس کے ساتھ ہم آہنگی اختیار کرنے میں کامیابی کا راز پوشیدہ ہے نہ کہ اُس تقدیر سے متضاد تدبیروں اور منصوبوں پر عمل پیرا ہونے میں۔

دین و دنیا میں سُرخروئی

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسا کام بتائیے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ بھی مجھے چاہنے لگیں حضورؐ نے فرمایا:- اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا اَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوْكَ (ابن ماجہ باب الزہد فی الدنیا)

یعنی دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جا۔ اللہ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اسکی خواہش چھوڑ دے لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔

اِس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین و دنیا میں سرخروئی کا گُر بیان فرمایا ہے۔ دین میں سرخروئی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان سے محبت کرنے لگے اور دنیا میں سُرخروئی یہ ہے کہ لوگ بھی اسے اچھا سمجھیں اور عزیز رکھیں۔ دنیا سے بے رغبتی اور بے نیازی اور اسی طرح جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اسکی طمع سے اجتناب کے نتیجہ میں انسان کو دین اور دُنیا دونوں میں سُرخروئی نصیب ہو سکتی ہے۔

سراسر خیر خواہی اور خلوص

حضرت تمیم داریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ۔ قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ (مسلم کتاب الایمان)

دین سراسر خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کی خیر خواہی؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اور اسکی کتاب کی اور اسکے رسولؐ کی اور مسلمانوں کی خیر خواہی اور ان سے خلوص کا تعلق رکھنا۔

اس سے ظاہر ہے کہ دین داری کا محض یہی تقاضا نہیں ہے کہ انسان اعمال صالحہ بجا لائے بلکہ ان اعمال صالحہ کی بجا آوری میں اللہ تعالیٰ کی اور اس کی کتاب کی اور اس کے رسولؐ کی اور مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی اور ان سے خلوص کا تعلق رکھنے کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اگر یہ نہیں تو انسان لاکھ نیک اعمال بجا لائے وہ عند اللہ دین دار شمار نہیں ہو سکتا۔ اعمال صالحہ کا بجا لانا ضروری ہے لیکن ان میں خیر خواہی اور خلوص کی روح کارفرما ہونی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

ہم میں سے ہر شخص کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ خدا کی نگاہ میں حسین ترین وجود بن جائے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز

مورخہ ۱۰ر احسان ۱۳۵۱ ہش (۱۰ر جون ۱۹۷۲ء) بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مندرجہ ذیل چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا :۔

۱۔ محترمہ منصورہ مسعودہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا کا نکاح محترم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب مبشر ابن مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ربوہ کے ساتھ بعوض ۲۱ ہزار روپے حق مہر (۲) محترمہ امۃ السبوح صاحبہ بنت مکرم میجر عبدالرحمٰن صاحب مغل راولپنڈی کا نکاح محترم ملک کریم احمد صاحب ظفر ابن مکرم مولانا ظہور حسین صاحب ربوہ کے ساتھ بعوض دس ہزار روپے حق مہر (۳) محترمہ نگہت نسیم صاحبہ بنت مکرم شیخ نصیر الحق صاحب مرحوم لاہور کا نکاح محترم فلائٹ لفٹننٹ رشید احمد صاحب ملک ابن مکرم ملک سعید احمد صاحب کراچی کے ساتھ بعوض دس ہزار روپے حق مہر (۴) محترمہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری لشر لیف احمد صاحب خانیوال کا نکاح محترم کیپٹن منور احمد صاحب مرزا ابن مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر (۵) محترمہ فرحت جبیں زبیری صاحبہ بنت مکرم الحاج ڈاکٹر صاحب زبیری کیمبلپور کا نکاح محترم نذیر احمد صاحب ایاز ابن مکرم مختار احمد صاحب ایاز لندن سے پندرہ ہزار روپے حق مہر پر (۶) محترمہ مسرت جہاں صاحبہ بنت مکرم ماسٹر عبدالحق صاحب ناصر ساہیوال کا نکاح محترم چوہدری مبارک احمد صاحب ابن مکرم چوہدری حسین بخش صاحب مرحوم لاہور سے پانچ ہزار روپے حق مہر پر ۔ اس موقعہ پر حضور نے جو خطبہ نکاح ارشاد فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(یوسف سلیم شاہد ایم اے ۔ انچارج شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا :۔

" یہ آیات جو عام طور پر اعلانِ نکاح سے قبل پڑھی جاتی ہیں ان میں سے پہلی آیت میں

ازدواجی رشتوں کی مثال

جو دی گئی ہے وہ ایک درخت کی مثال سے ملتی ہے جس طرح بیج پھوٹتا ہے اور پھر شاخ نکلتی ہے ، اور پھر کونپلیں نکلتی ہیں ، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آدم کی نسل کو پیدا کیا ، اس کی پرورش کی ، اس کو بڑھایا اور اس کو پھیلایا اور پھر وہ ساری دنیا پر چھا گیا۔

انسان پر کچھ ذمہ داریاں انفرادی لحاظ سے اور کچھ ذمہ داریاں اجتماعی زندگی کے لحاظ سے عاید ہوتی ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ
الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ
وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا
وَنِسَاءً ... الخ (النساء)

میں ان ذمہ داریوں کی طرف اشارہ ہے جو نوع انسانی ، فردِ انسانی پر عاید کرتا ہے اس آیت میں اگرچہ درخت کا نام تو نہیں لیا گیا لیکن درخت اور اس کی نشوونما کا جو طریق ہے وہ انسان کی ازدواجی زندگی سے ملتا جلتا ہے۔ اس لئے میں نے اس کی مثال دی ہے ۔ مختلف درختوں اور ان کی نشوونما کو دیکھنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے چنانچہ پچھلے دنوں پہلی ربوہ میں

مشاہدہ کا امتحان

ہوا تھا ۔ اس میں نیز بین نگاہ اور خوردبین نگاہ اور تفصیل میں جانے والی نگاہ نے مختلف درخت دیکھے ہوں گے میں نے تو اکثر یہ دیکھا ہے کہ ایک درخت ہوتا ہے بعض دفعہ اس کی شاخیں پھیل جاتی ہیں لیکن مجموعی طور پر وہ خوبصورت نظر نہیں آتا ۔ کیونکہ اس کی کوئی شاخ زیادہ پھیلی ہوئی ہوتی ہے ۔ کسی شاخ کے پتے زیادہ ہوتے ہیں کسی شاخ کے سبز پتے زیادہ ہوتے ہیں ۔ بعض شاخوں کے پتے مرجھائے ہوتے ہیں

درختوں پر کون سے مؤثرات اثر کرتے ہیں ۔ کچھ ہم جانتے ہیں اور بہت کچھ ہم نہیں جانتے لیکن جو مؤثرات انسانی درخت پر اثر انداز ہوتے ہیں ان کو ہم یا ہم میں سے بہت سے لوگ تفصیل کے ساتھ بھی جانتے ہیں اور بہت سے خلاصہ کے طور پر بھی جانتے ہیں ۔ کیونکہ ہم قرآن کریم پر ایمان لائے اور قرآن کریم کی ہدایت کو اس معنی میں سمجھا کہ اللہ تعالیٰ انسان کے درخت وجود کی سب شاخوں کی پرورش کرنے والا ہے ۔

پس یہ فرق ہے اگر

درخت کی مثال

ہو تو نہایت خوبصورت درخت بنے گا ۔ اور اگر نوعِ انسانی کے ایک درخت کی شاخ کی مثال ہو تو وہ خوب صورت شاخ بنے گا ۔ جس درخت کی ساری ہی شاخیں خوبصورت ہوں ، وہ درخت لازمی طور پر خوب صورت ہوگا ۔ جس درخت کی ساری شاخیں خوبصورت نہ ہوں لیکن جو شاخیں خوب صورت ہوں گی ، وہ انسانی نگاہ کو اپنی طرف جذب کریں گی ۔ مگر جن شاخوں کے اندر کجی ہے ، پتوں پر مُردنی چھائی ہوئی ہے ۔ وہ مرجھائے ہوئے ہیں ۔ ان کے اندر کوئی رونق نہیں ہے ، کوئی سبزی نہیں ہے ۔ وہ جاذب نظر نہ ہوں گی اسی طرح جہاں تک

انسان کا تعلق

ہے ۔ اس کے اندر اللہ تعالیٰ کے پیار کے نتیجہ میں رونق پیدا ہوتی ہے ۔ اگر اس کے اندر یہ حُسن اور لشت نہیں ہے تو پھر جس طرح درخت اور اس کی ٹہنیاں اپنے طور پر خوب صورت ہونے کے باوجود مجموعی طور پر بدصورت بن جاتی ہیں ۔ انسان بھی خوب صورت نہیں رہتا ۔

درخت تو حکم کا بندہ ہے ۔ حکم کے مطابق کام کرنے والی ایک مخلوق ہے ۔ قانونِ قدرت کے مطابق اس کی شاخوں اور پتوں کی پرورش ہوتی ہے لیکن انسان کلی طور پر حکم کا بندہ نہیں انسانی زندگی کے بعض حصے تو ایسے ہوتے ہیں کہ انسان اُن سے بچ نہیں سکتا ۔ مثلاً انسان زمین سے باہر گیا ۔ لیکن اس زمینی ہوا سے وہ آزاد نہیں ہو سکا یعنی یہ زمینی ہوا جس میں آکسیجن اور دوسری گیسوں کا ایک خاص توازن پایا جاتا ہے وہ اسے اپنی زندگی کی بقاء کے لئے ساتھ لے کر گیا کیونکہ پچاس ہزار فٹ کی بلندی پر جو ہوا ہے اس میں انسانی پھیپھڑے سانس نہیں لے سکتے ۔

غرض انسان اس زمین میں خاص قسم کا پانی پیتا ہے اور خاص قسم کی ہوا لیتا ہے ۔ پھر خاص قسم کے کھانے کھاتا ہے بہرحال سب چیزوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے

ایک خاص توازن

کو قائم کیا ہے ۔ توازن کا یہ اصول بہت ضروری ہے ۔ اب اگر ایک شخص یہ کہے کہ میری مرضی ہے میں کچھ کھاؤں نہ کھاؤں اور پھر بھی زندہ رہوں تو یہ ناممکن ہے ۔ دراصل انسانی جسم ، مجھے انسانی وجود کہنا چاہیئے کیونکہ میرے سامنے انسان کا مادی جسم اور روح ہر دو ہیں ۔ پس

انسانی وجود کا ایک حصہ

الٰہی منشاء اور الٰہی حکم کے اسی طرح تابع ہے جس طرح یہ شجر اور حجر یہ زمین اور آسمان ، اور یہ ستارے اور سورج تابع ہیں ۔ لیکن ایک حصہ پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزادی بخشی ہے اور فرمایا ہے تیرے سامنے دو راہیں ہیں ۔ ایک وہ راہ ہے جس پر چل کر تو میری رضا کو حاصل کر سکتا ہے ۔ اور دوسری وہ راہ ہے جسے اگر تو اختیار کرے گا تو میرے قہر کا مورد بن جائے گا اب تیری مرضی ہے جس راہ کو تو پسند کرے اسے اختیار کر لے تاہم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے انسان ! میں یہ چاہتا ہوں کہ تو اس راہ پر چلے جو تجھے میری رضا اور میری جنتوں کی وارث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنادے۔ پس تجھے اسی راہ پر چلنا چاہیے جو تجھے میری رضا اور میری جنتوں کا وارث بنادے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔ لیکن جہاں تک انسان کی مرضی کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا ہے کہ وہ نیکی اور برائی میں سے جس کو چاہے اختیار کرے وہ چاہے تو نیکی کے راستے کو اختیار کرے اور چاہے تو بدی کے راستے کو اختیار کرے۔

پس جہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم اپنی مرضی چلا سکتے ہو وہاں پھر یہ بات ہمارے ہاتھ میں آجاتی ہے کہ ہم نوعِ انسانی کے درخت کو بحیثیت مجموعی خوبصورت بناتے ہیں یا نہیں۔ ہم بھی

ایک نئے پودے کی طرح

ہیں، جس پر نئی شاخیں اور کونپلیں نکلی ہوتی ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت پر جسے قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے، عمل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قہر سے ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی کے دن گذارتے ہیں، تو ہمارے وجود میں بھی ایک حسن پیدا ہوتا ہے۔ یہ وہ آدھا حسن نہیں ہوتا یعنی جس میں اختیار کچھ نہیں ہوتا بلکہ یہ وہ حسن ہوتا ہے جس میں ہمارا اختیار بھی ہوتا ہے۔

غرض جیسا کہ میں نے شروع میں اشارہ کیا تھا نوعِ انسان کا جو درخت ہے وہ ہم سے یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ اپنی شاخ کو کج نہ بنانا۔ اپنی شاخ کو نیم مردہ نہ بنا لینا۔ اپنی شاخ میں بہار ہی رکھنا تاکہ میرے درخت وجود یعنی نوعِ انسان کے وجود پر کوئی دھبہ نہ آجائے کوئی اعتراض نہ پیدا ہو کہ دیکھو درخت تو اچھا تھا۔ اشرف المخلوقات کا درخت تو بہترین تھا۔ لیکن اس کی بعض ٹہنیاں کونپلیں اور شاخیں درست نہیں ہیں پس

یہ ایک ذمہ داری ہے

جو نوعِ انسانی کے نقطۂ نگاہ سے نوع کی طرف سے فرد پر عائد ہوتی ہے بعض ذمہ داریاں ہیں جو ایک فرد کی طرف سے دوسرے افراد یا نوعِ انسان پر عائد ہوتی ہیں۔ مثلاً تربیت کی ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری ہر فرد کی طرف سے اس کی نوع پر عائد ہوتی ہے۔ ہر فرد اپنی نوع سے یہ کہتا ہے کہ میری صحیح تربیت کرو۔ میاں بیوی بھی ایک فرد بن جاتے ہیں۔ مثلاً آج جن کے نکاح کا اعلان ہو جائے گا وہ ایک وجود بن جائیں گے چنانچہ انسان کا جو درخت وجود ہے وہ اپنی ہر شاخ سے یہ کہتا ہے کہ دیکھنا بدصورت نہ بن جانا، ورنہ مجھ پر دھبہ آئے گا مجھے خدائے قادر و توانا کی خوبصورتی کے جلوے حاصل کرنے اور دکھانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اسلئے روزِ آخر میں جب اللہ تعالیٰ کی میری طرف نگاہ اٹھے گی تو کہیں میرے درخت وجود پر بدصورتی کے نشان نہ ہوں۔ ورنہ مجھ پر اعتراض آجائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اشرف المخلوقات بنایا ہے

پس بحیثیت نوع ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص ہی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں حسین ترین وجود بن جائے۔

انسانی نوع کی طرف سے جو ذمہ داریاں افراد پر عاید ہوتی ہیں، ان میں سے ایک،

ازدواجی زندگی کی ذمہ داری

ہے یہ بھی گویا ایک پیوند لگتا ہے اس کی مثال آپ نے کئی دفعہ سنی ہوگی۔ پیوند کی دیکھ بھال از بس ضروری ہے اگر پیوند کو سنبھالا نہ جائے۔ اس کی پرورش نہ کی جائے اور اس کا کماحقہٗ خیال نہ رکھا جائے تو وہ بڑھ نہیں سکتا۔ یہی حال انسانی رشتوں کا ہے۔ اگر ان کا بھی خیال نہ رکھا جائے اگر ان کے حسن کے لئے ایثار نہ دکھایا جائے تو یہ پیوند اور یہ رشتہ کامیاب نہیں ہوتا اور اس طرح نوعِ بشر پر ایک اعتراض پیدا ہو جاتا ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے تو انسان کو اشرف المخلوقات بنانا چاہا تھا۔ مگر بحیثیت مجموعی انسانیت یہ کہتی ہے کہ میرے فرد اپنی وجہ سے میں داغدار ہو گئی۔ بعض لوگ شیطان کی گود میں چلے جاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بھی انسانی درخت داغدار اور بدصورت ہو جاتا ہے۔ اس کے اوپر دھبے پڑ جاتے ہیں

خدا کرے کہ ہم جو احمدی ہیں اور ہم میں سے احمدی نوجوان مرد و زن جو آج رشتۂ ازدواج میں بندھ رہے ہیں یا کل بندھیں گے یا پرسوں بندھیں گے یہ سلسلہ تو جاری رہے گا) ان کی وجہ سے انسانی نوع کے درخت کا حسن کبھی کم نہ ہو۔ اور ان شاخوں کے ذریعہ بھی انسانی نوع، اللہ تعالیٰ کے

حسن کے جلوے

دیکھنے لگ جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اب اس وقت میں چھ نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ الحمد للہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھ خوشیاں اکٹھی آگئی ہیں۔ آج کے جو چھ دولہا ہیں، ان میں سے ایک دولہا عزیزم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب مبلغ امریکہ جا رہے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہاں ان کے مال میں بھی بہت برکت ڈالے گا اس لئے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں عام طور پر زیادہ حق مہر پر جو اعتراض کر دیا کرتا ہوں آج ان کے زیادہ مہر پر اعتراض کیوں نہیں کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب انہوں نے خدا تعالیٰ پر توکل کیا ہے تو مجھے بھی خدا تعالیٰ پر حسن ظن رکھنا چاہیئے۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو پیسے بھی دے اور ان کو یہ مہر ادا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

ایجاب و قبول کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان تمام رشتوں کے بہت ہی بابرکت ہونے کیلئے حاضرین سمیت لمبی دعا کرائی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دو ارشادات

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ

محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نکاح ثانی اور طلاق کے بارہ میں بعض احباب کا عمل اسلامی احکام کے مطابق نہیں ہوتا۔ ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دو ارشاد شائع کئے جاتے ہیں احباب جماعت کو چاہیئے کہ حضور کے ارشادات کو پیش نظر رکھ کر اپنا عمل بنائیں۔

(۱) حضور فرماتے ہیں ہماری جماعت میں بعض ایسے نکاح ہو چکے ہیں جو میرے زمانۂ خلافت سے پہلے کے ہیں۔ ان میں بعض مصالح کی وجہ سے میں دخل نہیں دیتا۔ مگر جو اب دوسرا نکاح کرتا ہے وہ چونکہ اس معاہدہ سے کرتا ہے کہ عدل و انصاف کرے گا۔ اگر وہ اس کے خلاف کرے تو اس سے مقاطعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کوئی ایک کو مرتد کرتا ہے۔ کوئی دو کو۔ مگر ایسا آدمی لاکھوں کو اسلام سے متنفر کرتا ہے اور ہماری آنکھیں دشمن کے مقابلہ میں نیچی کراتا ہے مگر مجھے افسوس ہے کہ ایسی شادیاں اس سال بھی ہوئی ہیں اور لوگ یہ جانتے ہوئے ان میں شامل ہوئے ہیں کہ پہلی بیوی سے تعلق نہ رکھا جائے گا۔ ایسے لوگ خواہ کتنے ہی عزیز ہوں ان سے سختی سے برتاؤ کرنا چاہیئے اور ان سے تعلق نہیں رکھنا چاہیئے یہ نکاح جنہوں نے کئے ہیں میرے نزدیک وہ ایسے لوگ ہیں جیسے کہ مر گئے۔ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے .... جہاں تک ایسے لوگوں سے کلی نفرت کا اظہار نہ ہوگا ہماری جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔"

(۲) اسی طرح طلاق ہے۔ ایک آدمی ایک عورت کو دس پندرہ سال رکھتا ہے جب اس سے فائدہ اٹھا لیتا ہے اور اس کی جوانی ڈھل جاتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہوتی جو جائز وجہ ہو کہ وہ طلاق دے دیتا ہے۔ اور اس وقت دیتا ہے۔ جبکہ وہ نکاح نہیں کر سکتی اور اسکو تباہ کر دیتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کا حکم ہے کہ فابعثوا حکمًا من اھلہ وحکمًا من اھلھا کہ فریقین کی طرف سے جج مقرر ہونے چاہئیں جو فیصلہ کریں۔ اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو وہ اسلام کو بدنام کرتا ہے .... پس عورتوں سے عدل نہ کرنے والے مجرم ہیں اور ان کے نکاحوں میں شامل ہونے والے بھی مجرم کیونکہ وہ اسلام کو بدنام کرتے ہیں کیا جماعت ان سے نفرت اور قطع تعلق کرے گی؟ کیا میں امید رکھوں کہ آپ لوگ ایسا کریں گے۔ (آوازیں۔ انشاء اللہ ایسا ہی کریں گے) ایسے شخصوں کی یہاں اطلاع دی جائے ہم فیصلہ کریں گے۔ پھر ان سے قطع تعلق کیا جائے۔"

عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ حضور کے ارشادات سے احباب کو واقف رکھیں۔ اور خلاف ورزی کرنے والے احباب کی مرکز میں رپورٹ بھجوائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے
نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۲۸

مکان برائے فروخت

نہایت پختہ خوبصورت مکان واقع محلہ دارالنصر ربوہ مع تین بیڈ روم، ڈرائنگ روم، برآمدہ، کچن، اٹیچ باتھ فلش سسٹم، پانی ٹیوب ویل سسٹم، چپس کا فرش، نصف رقم پیشگی اور بقایا رقم اقساط کی صورت میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ ساہم ضرورت کے تحت مناسب قیمت پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ قیمت بالمشافہ طے کریں،
سید شاہ میر احمد اشرف کارکن لنگر خانہ۔ ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز فون نمبر ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

جرمولین نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، کیل کیلئے چھائیوں اور جملہ جلدی امراض
زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائلپور فون ۶۹۰۶

کاغذ اور گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۲۵۲۳ پر تشریف لائیں
گھر ملک عبداللطیف شکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶ ——— گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۸

هوالشافی هوالشافی

دانت نکلوائیے!

جناب زبیدہ زبیدہ احمد ریٹائرڈ آئی جی پولیس لاہور "اینٹی کیریز" کے ذریعہ دانتوں کے گھن سے شفایاب ہو کر لکھتے ہیں:۔ "میں کیوریٹو سسٹم سے بہت متاثر ہوا ہوں میں نے اسے دانتوں کے گھن میں انتہائی مددگار پایا ہے۔" دانتوں کے گھن کا مکمل کورس اینٹی کیریز (۴۸ روزہ) -/۱۰ دس سال سے کم عمر کے بچوں کیلئے اینٹی کیریز بچگانہ کورس -/۵ روپے۔ مسوڑوں سے خون پیپ وغیرہ آنے اور پائیوریا کیلئے اینٹی پائیوریا -/۱۰ - خرچ ڈاک -/۵۰؍۱ اس کے علاوہ۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت دیزا اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ ملک عبدالحفیظ
سیٹھ احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے ربوہ فون ۵۵۵

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے میں روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۹
لنک روڈ بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک:
رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے، اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے تحقیق اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرنا چاہیئے"
سالانہ چندہ صرف ۷ روپے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات

ملفوظات

مکمل سیٹ ۱۰ جلدوں میں
ہدیہ صرف ۹۰ روپے علاوہ محصول ڈاک
جلد اول اس وقت سٹاک میں ختم ہے۔
باقی ۹ جلدوں کی رعایتی قیمت -/۸۱ روپے
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۸۱

مرغی خانہ

ہمیں اپنی چوزہ گاہ کے چوزے مختلف شہروں میں فروخت کرنے کے لئے معقول کمیشن اور مراعات پر ایجنٹ حضرات کی ضرورت ہے خواہشمند احباب رابطہ قائم کریں۔ ریٹ:
یک روزہ چوزے -/۳ روپے درجن، یک روزہ مرغ -/۵۰ پیکو
پتہ: میجر خلیل پولٹری فارم۔ ربوہ

خوشخبری

ہر قسم کا سامان سٹیشنری معیاری ہیڈری سکول و کالج کی سیکنڈ ہینڈ کتب (لائبریری) سامان بجلی۔ تقریبات پر عارضی لائٹ۔ گھڑیاں ٹائم پیس سیل اینڈ سروس نئے پن، بیٹری۔ لائٹر۔ نئی عینکیں نظر و دھوپ اور ان کی مرمت نیز بلاک کیش میمو لیٹر ہیڈ۔ شادی کارڈ چھپنے کا معقول انتظام ہے ڈی پی ڈائر حمید الظفر صاحب حمید جنرل سٹور گولبازار ربوہ

نوٹس نیلام

ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ تقریباً دو لاکھ مکعب فٹ چھانٹی شدہ لکڑی بانس جو کہ فارسٹ چینل کندیاں شرقی رینج چک پلانٹیشن اور روڈ سائڈ شلٹر بیلٹ غلاماں رینج میں پڑی ہے کو مورخہ ۲/۷/۱۱ کو صدر دفتر جنگلات میانوالی میں بوقت ۹ بجے صبح نیلام ہوگا۔
خواہشمند حضرات سے التماس ہے۔ کہ وہ مذکورہ لکڑی بانس کا قبل از وقت مشاہدہ کر آئیں شرائط نیلام موقع پر سنائی جائیں گی دیگر تفصیلات دفتر زیر دستخطی میں کسی دن دفتری اوقات میں دیکھی جا سکتی ہیں۔
مہتمم جنگلات میانوالی فارسٹ ڈویژن میانوالی
۱۲/۸ : 1374

تمسیلات زر اور انتظامی امور
سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں، دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔
ڈاکٹر شریف احمد۔ پرانا اڈہ چنیوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کیلئے نہایت ضروری چیز نماز پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے

اسلام نے صرف نماز ادا کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ یہ کہا ہے کہ اس طرح نماز باجماعت ادا کی جائے کہ اس میں کوئی نقص نہ رہے

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تقویٰ کے لئے ایک نہایت ضروری چیز نماز پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ قرآن کریم نے یؤدون الصلوٰۃ کہیں نہیں فرمایا۔ یا یصلون الصلوٰۃ نہیں کہا بلکہ جب بھی نماز کا حکم دیا ہے یقیمون الصلوٰۃ فرمایا ہے۔ اور اقامت کے معنے باجماعت نماز ادا کرنے کے ہیں۔ اور پھر اخلاص کے ساتھ نماز ادا کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ گویا صرف نماز کا ادا کرنا کافی نہیں بلکہ نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے اور اس طرح ادا کرنا ضروری ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص نہ رہے اسلام میں نماز پڑھنے کا حکم نہیں بلکہ قائم کرنے کا حکم ہے اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ نماز پڑھنے پر خوش نہ ہو۔ بلکہ نماز قائم کرنے پر خوش ہو۔ پھر خود ہی نماز قائم کر لینا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو اس پر قائم کرنا چاہیئے۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی اقامت نماز کا عادی بنانا چاہیئے بعض لوگ خود تو نماز کے پابند ہوتے ہیں مگر بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اگر دل میں اخلاص ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ بچے کا یا بیوی یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارا کر سکے۔ ہماری جماعت میں ایک مخلص دوست تھے۔ جو اب فوت ہو چکے ہیں ان کے لڑکے نے مجھے لکھا کہ میرے والد میرے نام الفضل جاری نہیں کراتے میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل ہو اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔ میں نے انہیں لکھا کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا۔ اور مذہبی آزادی نہ رہے گی۔ لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے کہ اس کے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔ کتابیں جو وہ پڑھتا ہے وہ اثر نہ ڈالیں دوست اثر نہ ڈالیں۔ اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے دیا جائے اور تریاق سے بچایا جائے۔ تو میں بتا رہا تھا کہ اقامت نماز ضروری ہے۔ اور اس میں خود نماز پڑھنا دوسروں کو پڑھوانا اخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا۔ باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ اس کی طرف ہمارے دوستوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے مجھے افسوس ہے کہ کئی لوگوں کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ خود تو نماز پڑھتے ہیں۔ مگر ان کی اولاد نہیں پڑھتی اولاد کو نماز کا پابند بنانا بھی اشد ضروری ہے اور نہ پڑھنے پر ان کو سزا دینی چاہیئے۔ ایسی صورت میں بچوں کا خرچ بند کرنے کا تو حق نہیں ہاں کہا جا سکتا ہے کہ میں خرچ تو دیتا رہوں گا۔ مگر تم میرے سامنے نہ آؤ۔ جب تک تم نماز کے پابند نہ ہو۔ ہاں اگر کوئی بچہ کہہ دے کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ تو پھر البتہ حق نہیں کہ اس پر زور دیا جائے۔ لیکن اگر وہ احمدی اور مسلمان ہے تو پھر اسے سزا دینی چاہیئے اور کہہ دینا چاہیئے کہ آج سے تم ہمارے گھر میں نہیں رہ سکتے جب تک کہ نماز کے پابند نہ ہو جاؤ۔"

(مشعل راہ ص ۳۲۱-۲۲)

درخواست دعا

میرے مخلص دوست محترم آغا ایاز صاحب احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان کے کاروبار میں برکت دے۔

چوہدری نصیر احمد
الائیڈ سائنٹیفک سٹور لاہور

دعائے مغفرت

محترمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر رحیم بخش صاحب مرحوم آف جھنگ ۲۵ جون کو شام کے آٹھ بجے کیمبلپور میں وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اُن کے چھوٹے صاحبزادے برادرم مکرم پروفیسر عبدالرحیم صاحب نیّر ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج کیمبلپور ان کا جنازہ بذریعہ ٹرک ۲۶ جون کو ربوہ لائے خاکسار اور دو خدام بھی ہمراہ تھے اُسی روز بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں موصیہ ہونے کی بناء پر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ مخلص متقی پرہیزگار اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اخلاص کا تعلق رکھتی تھیں۔ اپنے بیٹوں اور ان کی اولاد کی اصلاح و تربیت کے لئے عام طور پر کوشاں رہتی تھیں۔ نیز فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل بھی خاص توجہ سے ادا کرتیں۔ مرکز سلسلہ سے وابستگی کی بناء پر قیام پاکستان سے قبل اپنے آبائی شہر جھنگ سے ہجرت کر کے اپنے خاوند کے ساتھ قادیان قیام پذیر ہو گئیں۔ اب کئی برس سے مستقلاً اپنے بیٹے پروفیسر عبدالرحیم صاحب نیّر کے ہاں کیمبلپور میں مقیم تھیں جنہیں بفضل اللہ تعالیٰ اپنی والدہ کی خدمت کی خاص توفیق ملی جس میں اُن کی اہلیہ محترمہ بھی شریک رہیں مرحومہ وفات سے چند روز قبل بیمار ہوئیں لیکن شدید تکلیف کے باوجود بڑے صبر و شکر کا مظاہرہ کرتی رہیں چند ہفتے قبل عاجز کی گزارش پر بشرح صدر مبارک تحریک وقف عارضی میں شمولیت اختیار کی لیکن ایام وقف گزارنے سے قبل مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔

مرحومہ نے اپنے پس ماندگان میں تین بیٹوں چوہدری فضل الرحمٰن صاحب آف ماڈرن موٹرز پشاور، پروفیسر عبدالرحیم صاحب نیّر اور عطاء الرحمٰن صاحب اور دو بیٹیوں کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پس ماندگان کو مرحومہ کی نیکیوں کا صحیح معنوں میں وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(عطاء الکریم شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کیمبلپور)

آپ کے یوم پیدائش کا

مبارک پتھر

ہیرے جواہرات و کندن کے دیدہ زیب سیٹ، چاندی کے خوشنما برتن،

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۲

قیمت بے بی ٹانک

الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں غلط شائع ہو گئی ہے۔ براہ کرم قارئین کرام تصحیح فرما لیں اصل قیمت یہ ہے: قیمت بڑی پیکنگ -/۳ روپے چھوٹی پیکنگ ۲۵/۱ روپے۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

مکان قابل فروخت

دارالرحمت غربی نزد رحمت بازار ربوہ میں ایک

مکان نیا تعمیر شدہ

پختہ۔ رقبہ ایک کنال قابل فروخت ہے، میٹریل نہایت عمدہ استعمال کیا گیا ہے۔ مکان دو حصوں میں ہے اور چھتیں R.C.C ہیں پانی میٹھا۔ گیس۔ بجلی لگی ہوئی ہے۔

خواہشمند احباب
مجید اٹوفن سٹور گول بازار ربوہ
فون نمبر ۴۳۵ سے رجوع فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴